سالانہ چندہ صرف چار روپیہ (للعہ)
فی پرچہ ۰۱۸ اٹھارہ نئے پیسے (۱۸)
ترسیل زر کا پتہ
۱. شمس علوی منیجر کاکوری اخبار ۲۳ امین آباد پارک لکھنؤ
۲. مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی ۲
خبروں اور مضامین کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

رجسٹرڈ نمبر ۸۲
حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ
ایڈیٹر ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم
قیمت ۱۸ نئے پیسے

جلد نمبر ۱ | ۱۵ نومبر ۱۹۶۳ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ | شمارہ نمبر ۶

ذکرِ وطن

ساقی کاکوروی از کراچی

آئی نہ وطن سے کوئی خبر ارباب گلستاں کیسے ہیں
وہ میرا چمن اب کیسا ہے، انداز بہاراں کیسے ہیں
یارانِ وطن کا حال ہے کیا، وہ سنبل و ریحاں کیسے ہیں
تھا جن سے بھرا سارا چمن، گلشن میں خراماں کیسے ہیں
تیری وہ بستی کیسی ہے، جو جن کے دم سے زندہ تھی
فردوسِ نسیم صبا [illegible] نگارستاں کیسے ہیں
کیسے ہیں ترے خوش فکر اب [illegible] محفل کیسی ہے
فانی و رضا کس رنگ میں ہیں اب دمساز دل و جاں کیسے ہیں
اب درد سا کوئی اور کہاں، اس علم و ادب کی وادی میں
اے بادِ صبا کچھ تو ہی بتا، وہ نازشِ دوراں کیسے ہیں
کیا اب بھی وطن کی گلیوں میں، ہیں خارہ وہ پھولوں سے نازک
جو لیتے تھے دامن تھام مرا، وہ خارِ بیاباں کیسے ہیں
کیا اب بھی گھٹا میں چھاتی ہیں، کوئل کی صدا آتی ہیں
ساون کے سہانے منظر میں وہ جانِ نگاراں کیسے ہیں
ارباب وطن سے اے ہمدم، ہر گل کو شکایت ہے اب تک
ہم یاد میں ان کی رہتے ہیں، یہ ہم سے گریزاں کیسے ہیں
لیتا ہوں وطن کا نام جہاں، اک ہوک سی دل میں اٹھتی ہے
ہے پوچھنے والا کوئی نہیں، ہم لوگ ہراساں کیسے ہیں

ہے میرے وطن کس حال میں تو، یہ چیز گزرتی ہے پیش نظر
بس نام ترا ہم لیتے ہیں، اس بات پہ نازاں کیسے ہیں
لازم تھا یقیناً یہ ہم پر، قربان وطن پر ہو جاتے
تو پوچھ بھی سکتا ہے ہم سے، ہم اشک بداماں کیسے ہیں
محسن کا چمن نادر کا وطن، کس حال میں ہے کس رنگ میں ہے
اس علم و ہنر کی نگری میں فریاد و غزل خواں کیسے ہیں
وہ کاظم دوراں شاہ تراب، اور شاہ حبیب حیدر نے
جو باغ لگائے تھے رنگیں، وہ گلشن خنداں کیسے ہیں
اے کاش وہاں پھر ہو پہنچیں ہم شاہوں کے مقدس قدموں میں
آنکھوں سے لگائیں خاک کو ہم، اس خاک کے احساں کیسے ہیں
ہم مل کے چلے تھے ان سے بھی، لیکن یہ خبر ہم کو نہ ہوئی
گریاں ہیں اب آنکھیں دیکھیں، وہ دیدۂ حیراں کیسے ہیں
کل خواب میں یوں دکھلائی دے، کچھ کہتے ہوئے یارانِ وطن
صحرا میں گذرتی کیسی ہے، ہم چاک گریباں کیسے ہیں
تیرا جگر اور شرر، نیرنگ وہ سجاد اور اسیر
روشن تھی جو ان سے بزم ادب، اب اس کے چراغاں کیسے ہیں
ساقی جو پلایا کرتا ہے، مستوں سے یہ پوچھا کرتا ہے
آغاز بہاراں کیسا تھا، انجام بہاراں کیسے ہیں
بچپن میں جو مل کر گاتے تھے، کانوں میں وہ دھن ہے گونج رہی
یوں تیز ہوئی دل کی دھڑکن، احباب غزل خواں کیسے ہیں
دل پہلو سے نکلا جاتا ہے، یہ سوچ کے ہم اے ساقی
جو سنبل و ریحاں رہتے تھے، وہ زلف پریشاں کیسے ہیں

کچھ مضمون نگاروں اور نامہ نگاروں سے

ہم برابر لکھتے چلے آ رہے ہیں کہ طویل مضامین اور طویل خبروں سے گریز کیجئے۔ ورنہ اخبار کا بیشتر حصہ باقی آئندہ کے لئے وقف ہو جائیگا جگہ محدود ہونے کی وجہ سے بعض مضامین اور افسانے تین تین اشاعتیں ہو چکی ہیں مگر ختم نہیں ہو رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ہر محب وطن اعتراض کر رہا ہے۔ ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ آئندہ کوئی مضمون شائع نہ کریں گے جو دو اشاعتوں سے زیادہ کا ہو گا۔ ایک دوسرے مضامین ہوں یا افسانہ جس ترتیب سے ہمیں موصول ہو رہے ہیں اسی ترتیب سے شائع کئے جائیں گے۔ تقدم اور تاخیر پر ہمیں مجبور نہ کیجئے۔ ہم نے اسی بنیاد پر عنوانات قائم کر دیئے ہیں۔ دو صفحات یادرفتگان کے لئے، دو صفحات افسانے یا مضامین کے لئے، اگر خبریں زیادہ نہ مل پائیں تو جو جگہ بچ جائے گی وہ بھرنے کی کوشش کریں گے۔ صفحات بڑھانے سے ہم فی الحال مجبور نظر آ رہے ہیں اس لئے کہ محکمہ کی عنایات سے ابھی تک ہم رجسٹرڈ نمبر سے محروم ہیں۔ پرچہ دوگنے ٹکٹ قیمت پر روانہ کر رہے ہیں۔ اخراجات کی زیادتی ہمیں اجازت نہیں دے رہی ہے۔ مراسلات کی اشاعت اس لئے ضروری ہے تاکہ خریداروں اور ہمدردوں کے خیالات کا صحیح اندازہ لگ جائے اس اشاعت میں ہم ایک صفحہ بچوں کے بھیجے ہوئے مضامین کا دے رہے ہیں اور ارادہ ہے کہ ہر چوتھی اشاعت میں "بچوں کا صفحہ" کے عنوان سے دیتے رہیں گے۔ آخر میں ہم اپنے نامہ نگاروں کو دوستانہ مشورہ یہ دیں گے وہ خبریں بھیجتے وقت اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں گے۔

آخر میں ہم مشرقی پاکستان کے ان ارباب وطن کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کاکوری اخبار کو عطیات سے نوازا ہے۔

(اڈیٹر)

مراسلات

اڈیٹر کا نامہ نگار سے متفق الرائے ہونا ضروری نہیں ہے

۵ اکتوبر کا شمارہ نظر سے گذرا۔ اور اس میں مراسلہ بھی پڑھا "افسانہ کی موت" کے ساتھ ساتھ افسانہ نگار کے انتخاب پر حیرت ہے پھر آپ کو ادبی پرچہ کا قیام کی تلقین اور انداز تخاطب کے ساتھ اخبار کے سائز پر اظہار رائے بھی بہت زیادہ قابل تحسین ہے مراسلہ نگار نے شاید آپ کو ایک افسانہ اور ایک غزل بھیجی ہے افسانہ تو پڑھا مگر غزل کا اشتیاق ہے۔ افسانہ کی بے ربطگی، الفاظ کا بے محل اور بے معنی استعمال اور پلاٹ کی ناپاکی پر اور بھی تعجب ہے۔ کیا افسانہ نگار کے یہاں ادب کا معیار یہی ہے جبکہ وہ پہلی بار کسی اخبار میں تعارفی حیثیت سے قدم رکھ رہا ہے۔ میری ناچیز رائے ہے کہ وہ پہلے حضرت نیاز فتحپوری کی تصنیف افسانہ نگاری سے متعلق کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ اس کے بعد ان کو لے دس پانچ افسانے لکھکر بھیجیں تب افسانہ نگاری پر قلم درازی کی جرأت کریں۔ مثلاً افسانہ کی کچھ غلطیاں پیش نظر ہیں (۱) کرنوں کی آنچل سے تشبیہ غلط ہے۔ (۲) کرنوں کا رنگ سرخ اور سنہرا ہوتا ہے مگر بیک وقت قرمزی سنہری اور روپہلی کیسے ہو سکتا ہے (۳) زمردی سبزہ زار غلط ہے (۴) کائنات کی انجرے تشبیہ غلط ہے (۵) خوشہ کی ثمر ریزی کی بندش بھی غلط ہے (۶) گنگناتی ارتعاش بھی غلط ہے (۷) لائیں لائیں اردو کے کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ (۸) رقص ریز غلط ہے ستار کی آواز اور سیاہ رات کے ضیاپاش تاروں کا کونسا ربط ہے (۱۰) اس کے بعد کے جملے میں آدھ دبیتی کا استعمال بھی بالکل غلط ہے اور بے معنی ہے (۱۱) سرخ آگیں گیت کے کیا معنی ہیں (۱۲) رشک وحسد عورت کا زیور تو نہیں ہے (۱۳) سرخ پاش انداز کے کیا معنی ہیں (۱۴) پھر افسانہ نگار نے شبنم اور ڈالی کا مکالمہ دکھایا ہے انسانوں کے درمیان یہ بے جان چیزوں کا مکالمہ کیسے آگیا (۱۵) آوازیں مرتعش اور جوبرے بسیط کے محاورات بالکل غلط ہیں جو کسی سے بھی مصنف کے افسانہ کا معیاری ہونے کا ثبوت نہیں پیش کرتے۔ کیا افسانہ نگار ایسے ہی ادبی معیار کو

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

حضرت نادر کاکوروی

گذشتہ سے پیوستہ

سے نہ صرف ندرت عطا کی ہے بلکہ جذبات سے بھی مملو کر دیا ہے خیالات کا سرچشمہ، مشاہداتِ فطرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انفرادی اور قومی جذبات دونوں ہی ان کی شاعری کا جزو لازمی ہیں ۔

زدہ ہیں کہ بات ہی نہیں سنتے غریب کی
میں ہوں کہ دفترِ گلہ ہائے دراز ہے

پہلے تھا سر میں حبِ وطن کا مرے جنوں
اب خبط بادہ گردیٔ دورِ دراز ہے

سیرِ دریا لطفِ کشتی اور گھٹا چھائی ہوئی
بڑھ چلی حد سے جوانی جوش پر آئی ہوئی

دست ہائے گل سے کشتی کو بنا عہدِ گل
لے چلا تفریح کو عہدِ شباب اور عہدِ گل

۲۔ نادر نے بہت سی انگریزی نظموں کا ترجمہ کیا ہے جس سے زبان پر ان کی قادر الکلامی کا اظہار ہوتا ہے بلا استثنا یہ تمام ترجمے نہ صرف اصل نظم کی شاعرانہ خوبیوں کے حامل ہیں بلکہ ترجمے اصل سے زیادہ شگفتہ معلوم دیتے ہیں۔ خود نادر کی شاعری پر انگریزی کا بڑا اثر ہے ۔

رات کے پچھلے پہر روتی ہے جب چشمِ نجوم
الفتِ دیرینہ کی وادی میں اڑ جاتا ہوں میں

اکثر شب تنہائی میں   کچھ دیر پہلے نیند سے
گزری ہوئی دلچسپیاں   بیتے ہوئے دن عیش کے
بنتے ہیں شمع زندگی   اور ڈالتے ہیں روشنی
میرے دلِ صد چاک پر

نادر کی شاعری خواہ وہ طبع زاد ہو یا ترجمہ خلوص اور بے تکلفی سے بھرپور ہے، خیالات و احساسات الفاظ کے گورکھ دھندے میں کھو کر نہیں رہ جاتے ہیں۔ الفاظ کی سادگی خیالات کو جذبات کے سانچے میں ڈھالتی چلی جاتی ہے گویا کہ خیالات خود الفاظ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اشعار اتنی بے تکلفی سے کہتے چلے جاتے ہیں جیسے کہ روز مرہ کی گفتگو ہو۔ استعارہ اور تشبیہ کا استعمال خوشگوار بھی ہوتا ہے اور فطری بھی ۔

دیکھتے ہی دیکھتے آنکھیں بھی پتھرانے لگیں
تیغ قاتل ہے وہی اور رقصِ بسمل ہے وہی

اے شمع روشنی ہے تیری غمزِ سکوت
ہے تیرا نور زمزمۂ سوز کا ثبوت
تیرا سکوت نالۂ نوا ہائے راز ہے
سوز و گداز میں ترے در پردہ ساز ہے

۳۔ نادر کے کلام میں ایک طرف تو زندہ دلی اور طبیعت کی شگفتگی نظر آتی ہے اور دوسری طرف یاس و حسرت اور حرماں نصیبی جلوہ گری کرتی ہے ۔

بنیاد کوئی چندے کی ڈالی ہے وہاں
یا عہدہ سکریٹری کا خالی ہے وہاں

اب قوم کو کچھ کرنے کا یارا نہ رہا
اب تنکے کا بھی اس کو سہارا نہ رہا

پھیر لیتا ہے کدر ہو کے منہ جس سے کفن
ہائے جو چپ پر گزرتی ہے وہ ہم کس سے کہیں

زندگی کیا ہے بس اک دورِ تنفس کا ہے نام
یہ امیدوں کی سحر اور آہ یہ حرماں کی شام

غرض نادر کے کلام میں سلاست روی، پرکاری، سوز و گداز، حقیقت گوئی، سادگی، بلند خیالی، درد و اثر، شگفتگی اچھوتی تشبیہیں، حسین ترکیبیں، اور پختگی خیال کے نادر نمونے ملتے ہیں۔

ابن منظور علوی

بچوں کا صفحہ

آسان نسخے

مرسلہ عارفہ بانو حیدرآباد

جہاں تک کام چلتا ہو غذا کے ۔ وہاں تک بچنا چاہیئے دوا سے

اگر بچہ کو لگے جاڑوں میں سردی ۔ تو استعمال کر انڈے کی زردی

جو ہو محسوس معدے میں گرانی ۔ تو پی لے سونف یا ادرک کا پانی

اگر خون کم بنے بلغم زیادہ ۔ تو کھا گاجر چنے شلغم زیادہ

جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا ۔ اگر ضعف جگر ہے کھا پپیتا

جگر میں ہو اگر گرمی دہی کھا ۔ اگر آنتوں میں خشکی ہے تو گھی کھا

جو طاقت میں کمی ہوتی ہے محسوس ۔ تو پھر ملتان کی مصری کی ڈلی چوس

تھکن سے ہو اگر عضلات ڈھیلے ۔ تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے

زیادہ گر دماغی ہے ترا کام ۔ تو کھا پاکر ملا کر شہد و بادام

اگر ہو دل کی کمزوری کا احساس ۔ مربہ آملہ کھا اور انناس

جو دکھتا ہو گلا نزلے کے مارے

تو کر نمکین پانی کے غرارے

جواہر پارے

انجم آرا از پاکستان

۱۔ تو دنیا میں رہنے کے سامان میں لگا ہوا ہے اور دنیا تجھ کو اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

۲۔ عالم کی لغزش عالم کے لئے لغزش کا باعث بن جاتی ہے (حضرت عمر فاروقؓ)

۳۔ زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

۴۔ جو شخص خود اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرتا وہ دوسروں کے حق میں کبھی مصلح نہیں بن سکتا۔ (حضرت علیؓ)

۵۔ توبہ کرنا آسان ہے گناہ چھوڑنا مشکل ہے" (امام جعفر صادقؒ)

حکیمانہ اقوال

از شمیم احمد علوی حیدرآباد

۱۔ جاہل اپنے آپ سے خوش ہوتا ہے

۲۔ آدمی کا تنہا رہنا برے ساتھی سے بہتر ہے۔

۳۔ جھوٹے کی سزا یہ ہے کہ اس کی تصدیق نہ کی جائے

۴۔ اسے نصیحت نہ کر جو تجھ پر بھروسہ نہ رکھتا ہو۔

۵۔ بات کا زخم تیر سے زیادہ مہلک ہوتا ہے۔

۶۔ جب تجھ میں ادب نہ ہو تو خاموشی اختیار کر

۷۔ جو چیز تیرے پاس آئی ہے وہ ضرور تیرے پاس سے چلی جائے گی

۸۔ جو اپنے استاد، والدین، بزرگوں کی عزت کرے گا اس کی عمر دراز ہوگی

۹۔ اپنے بھائی کی چغلی نہ کر وہ بدترین گناہ ہے اس سے نیکیاں چھن جاتی ہیں۔

۱۰۔ جو اپنی عزت نہیں کرتا، دوسروں کی کیا عزت کر سکتا ہے۔

۱۱۔ انسان کسی کے کہنے بدنام نہیں ہوتا۔ اس کے اعمال اس کو بدنام کرتے ہیں

دوستی

احسان احمد علوی احسان

دوست ہر رنگ دوست ہونا چاہیے۔ اسی لئے یہ بہت سوچ کر قبول کرنے کی چیز ہے۔ دوستی کا ہاتھ بڑھا دینا کوئی مشکل بات نہیں لیکن دوستی کا نباہنا دشوار ترین مرحلوں سے گذرنا ہے۔ کیونکہ اس میں خود کو نظرانداز کر کے دوسرے دل کی حفاظت فرض ہو جاتی ہے۔

دو دوست ہرگز ہمیشہ کے لئے علیحدہ نہیں ہوتے، کیونکہ بوسیدہ ہونے سے پہلے کوئی مسل داخل دفتر نہیں ہوتی اور دوستی کی بوسیدگی کے زمانے سے پہلے اپنے دونوں کے زخم بھر جاتے ہیں۔ لیکن نشانات میں دکھن رہتی ہے۔

نادان دوست اپنے دوست کے عیوب کو محاسن کی طرح عالم آشنا کرتا ہے۔ جو لوگ نادان دوستوں سے اپنے راز نہیں چھپاتے پھر وہ ل

سے اس کے نتیجہ میں انہیں صحیح دوستوں سے بھی رازداری کی ضرورت پڑتی ہے جو کم نقصان رساں نہیں۔

ضمیر کو دیکھیے، دل کو پرکھیے، کردار کو جانچیے اور ایثار کا تجزیہ کرنے سے پہلے دوستی کا یقین دلانا اور اعتبار کرنا دونوں برابر کے جرم ہیں۔ جن کی سزا کسی وقت خود بخود تجویز کرنا پڑتی ہے۔ لیکن ہمدردی کے لئے کردار کو جانچنے اور حسب نسب پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس مقام پر تعلق اور دوستی شرط نہیں ہوتی۔ بلکہ دل کا اشارہ اور روح کی آواز۔ یہ بھی بھولنے کی چیز نہیں کہ ہمدردی کو دوستی نہیں کہتے۔ ہمدردی میں شکریہ کا موقع تو آسکتا ہے لیکن شکایت کا محل نہیں۔

معاشی اشتراک، تقسیم نقدی اور اپنی قیمت لگانے میں بہت کم دوستوں کو دیانت دار اور بہت کم مدعیان وفا کو اپنے مقام پر پایا گیا ہے۔ اس لئے دوستی میں اتنا فاصلہ ضرور رہنا چاہیئے جس سے عیوب اندراج نہ ہو سکیں اور محاسن دھندلے نہ پڑیں۔

بقیہ کراچی کی خبریں صفحہ

— شرافت باسط پسر حکیم الدین صاحب علوی کومیلا اسکاؤٹنگ کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے۔ تین روز کی ٹریننگ کے بعد واپس چٹگام پہونچ گئے۔

— سلیم حیدر صاحب پسر کلیم الدین صاحب علوی کٹرہ نے اپنی صاحبزادی کی پہلی سالگرہ کے موقع پر ایک بہت ہی پرتکلف چائے کی دعوت دی۔ تقریباً تمام اعزا شریک تھے۔

ضروری تصحیح:۔

ہم انتہائی ندامت کے ساتھ معذرت خواہ ہیں۔ گذشتہ اشاعت میں پاکستانی خبروں میں ایک نام غلط چھپ گیا۔ "مسیح الدین" کے بجائے "مطیع الدین" شائع ہو گیا ہے ناظرین کرام تصحیح فرمالیں۔

(ایڈیٹر)

چھپتے چھپتے پاکستانی خبریں:۔

— والدہ سید قمر الحسن صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس (بریلی) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ موصوفہ کے پیر کا زخم ابھی مندمل نہیں ہوا ہے۔ پیر میں تکلیف کی وجہ سے موصوفہ بہت پریشان ہیں۔

— منظر الدین صاحب علوی لکھنؤ سے براستہ دہلی کراچی پہنچ گئے ہیں

— پرویز عباسی صاحب راولپنڈی سے تشریف لے آئے ہیں۔

— الفت علی صاحب صدیقی جو پچھلے سال اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں انگلینڈ تشریف لے گئے تھے یہ سنکر خوشی ہوئی کہ موصوف کو داخلہ مل گیا ہے اور چھ سال کی مراعات بھی مل گئی ہیں یعنی جو کورس وہ آٹھ سال کی مدت میں پوری کرتے وہ اب صرف دو سال میں پوری کرکے ڈگری حاصل کرلیں گے۔

— میجر شوکت علی صاحب صدیقی، عازم ممالک مغرب ہیں آپ اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں تشریف لئے جا رہے ہیں۔

— رحیم یار خاں کی خبر ہے کہ سجاد الحسن علوی بیتاب کے صاحبزادے نجم الثاقب کی پہلی سالگرہ جمعہ ۲۰ رنومبر کو منائی گئی جس میں کافی تعداد میں بچوں اور لیور برادرز و عباسی ٹیکس کے انجینئر اور آفیسرز کی بیگمات نے شرکت کی۔ سالگرہ کے موقع پر وصیغہ سجاد کی لکھی ہوئی ایک نظم بھی پڑھی گئی۔

راولپنڈی

— طارق (پسر شاہد علی صاحب علوی) کی رسم ختنہ ۲۰ رنومبر کو بخیر خوبی ہوگئی، بعد ختنہ احباب کی چائے سے ضیافت کی گئی۔

— خالدہ (بنت سراج احمد علوی) کو وقار النساء کالج راولپنڈی میں لکچرار کی جگہ مل گئی ہے۔ خدا مبارک کرے۔

پاکستانی ڈاک

کراچی کی خبریں

— چودھری شہاب احمد صاحب جرمنی کے دورہ سے واپس آگئے ہیں۔ تین دن کراچی میں قیام کے بعد ڈھاکہ اپنے مستقر پر واپس چلے گئے۔ انکی اہلیہ صاحبہ ابھی کراچی میں رہیں گی۔

— فخری سلمہٗ اب بالکل صحت یاب ہوگئے ہیں۔ اور ڈھاکہ چلے گئے ہیں۔

— طارق ابن علی صاحب وطن سے کراچی آگئے ہیں۔

— مقتدیٰ حسن علوی صاحب وطن گئے ہوئے ہیں۔ ایک ماہ قیام کے بعد واپس آئیں گے اب معلوم ہوا ہے کہ وہ آگئے۔

— اہلیہ نظام الدین صاحب جو پچھلے ماہ علیل ہوگئی تھیں اب اچھی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ کمزوری کافی ہوگئی ہے۔

فیضان بشیر علوی سلمہٗ کی سالگرہ ۱۱ اکتوبر کو ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔

— بیگم شہاب انصاری اس طرف شدید علیل ہوکر کوئٹہ کے اسپتال میں داخل ہوگئی تھیں۔ ڈاکٹروں نے پتے میں پتھری تشخیص کی جس کا آپریشن کرنا پڑا۔ آپریشن کامیاب رہا۔ خدا صحت دے۔

— والدہ مدثر سعید عباسی وطن سے واپس آگئی ہیں اور کوئٹہ گئی ہوئی ہیں۔

— شہاب انصاری داماد مولوی محمد حسن صاحب علوی کو پچھلے ماہ قلبی دورہ کا حملہ ہوگیا تھا۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب اچھے ہو رہے ہیں۔

— میخانۂ ادب کراچی کی ماہانہ ادبی نشست حسب معمول ۱۸ اکتوبر کو ہوئی۔ مشاعرہ کا انتخاب آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔

— شعیب صاحبزادہ جناب ادریس احمد عباسی صاحب کو ٹائیفائیڈ ہوگیا تھا۔ اب بخار اتر گیا ہے۔ کمزوری ہے۔

— کمال عباسی اپنے جہاز کے ساتھ کراچی آئے تھے۔ کچھ دن قیام کے بعد واپس چلے گئے۔

— شمیم احمد علوی صاحب کا جہاز جاپان سے کراچی آیا ہوا تھا موصوف آج کل کراچی میں ہیں۔ کچھ دن بعد حسب معمول پھر کو روانہ ہوں گے۔

— یہ معلوم کر کے مسرت ہے کہ جناب زبیر احمد صاحب صدیقی بجنوری کا نام چار بار پرائز بانڈ میں نکلا ہے۔ خدا مبارک کرے۔ آمین

— جناب اعتقاد الحسن صاحب علوی جو اپنی شادی کے سلسلہ میں لکھنؤ گئے تھے مع اپنی والدہ اور اہلیہ کے واپس کراچی آگئے۔

— بیگم اعجاز علی صاحب عباسی اس طرف ۲۰، ۲۲ روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ بخار اب تک ڈاکٹروں کی سمجھ میں نہیں آیا۔ محترمہ کی حالت تشویشناک ہوگئی ہے۔ اب ڈاکٹر صاحبان گردہ کی تکلیف بتاتے ہیں۔ ۸۰، ۸۲ سال کی ضعیفی کی عمر میں کمزوری اور نقاہت بے انتہا ہوگئی ہے۔ بغیر سہارا دو قدم بھی چلنا مشکل ہے بیگم اظہار علی صاحب عباسی اور بیگم مظفر علی صاحب علوی ہمہ وقت تیمارداری میں مصروف ہیں۔ ہم درگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں کہ باری تعالیٰ محترمہ کو صحت کلی عطا فرمائے۔

— عبد القدوس صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے دانت بنوائے تھے اس کے بعد مستقل منھ نہ چلنے کی شکایت پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے بہت کمزور ہوگئے ہیں اور منھ میں تکلیف بہت رہتی ہے۔

— مصطفےٰ علی صاحب عباسی جو بغرض ملاقات اعزا کراچی آئے ہوئے ہیں۔ عبد القدوس صاحب کے یہاں مقیم ہیں۔

— انجم پسر فدا احمد صاحب عباسی کی موٹر کے حادثے سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ اسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر ٹانگ یوں نہ ٹھیک ہوئی تو آپریشن کرنا پڑیگا۔

— طارق ابن علی علوی صاحب مع اپنے چچازاد بھائی ارشاد توفیق علوی کراچی آئے ہیں۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

حالات وطن

چین کی جارحانہ حملہ کی مذمت:

باشندگان قصبہ کاکوری کا ایک جلسہ مقامی اسپتال کے میدان میں بصدارت محمد کامل خاں صاحب چیرمین ٹاؤن ایریا کاکوری ہوا مجمع اچھا خاصہ تھا۔ مقررین میں سکندر بیگ قدر۔ پیارے مرزا صاحب شری بابولال ترپاٹھی، سید احمد صاحب علوی۔ بی۔ ڈی۔ او صاحب تھے۔ ہر مقرر نے چین کی بزدلانہ حملہ اور جارحانہ ملک گیری کو سخت سے سخت لہجہ میں مذمت کی۔ اور اپنے محبوب وزیر اعظم کے ہاتھوں کو مضبوط کرنے کا عہد کیا۔ اپنے مادر وطن پر تن من دھن کی بازی لگانے کا عزم مصمم۔ آخر میں بی ڈی او صاحب نے سرکاری عہد پڑھکر سنایا جس کو پورے جلسہ نے یک آواز دھرایا۔ اختتام جلسے سے پہلے دو منٹ خاموش رہ کر ملک کے جانباز سرفروشوں کی قسمت کو خوش آمدید کہا۔

ایکسو ایک گھنٹہ سائیکل چلانے کا مظاہرہ

اسلام الدین صاحب میر علی کا شاندار کارنامہ

موصوف منگل کے دن ۳ بجے بلدوں کی مارکیٹ والے میدان میں تین چار سو کے مجمع کے سامنے قصبہ کے ہر دلعزیز چیرمین جناب محمد کامل خاں صاحب کے ہاتھوں سائیکل پر سوار ہوئے اور چار دن اور پانچ گھنٹے مسلسل مظاہرہ کے بعد سنیچر کے دن رات کے آٹھ بجے چیرمین صاحب ہی کے ہاتھوں اپنا معترضہ پروگرام پورہ کرکے اتارے گئے۔

۵ دن قصبہ میں کافی چہل پہل رہی۔ شروع کے دنوں میں تو یہ امید نہ تھی کہ حسب دلخواہ کاکوری پبلک موصوف کی محنت کی داد دے سکے گی مگر آخری دو دنوں میں پیارے مرزا صاحب اور ڈاکٹر سراج صاحب کی انتھک کوششوں سے خلاف امید اچھا روپیہ مل گیا۔ اور ایک اندازے کے مطابق تین سو یا ساڑھے تین سو روپیہ پاکٹ میں رہے

اسلام الدین صاحب یہاں سے جاکر اب ملیح آباد کے چیرمین ٹاؤن ایریا جناب احمد ولی خاں صاحب کے حکم پر وہاں بھی یہی ریکارڈ پورا کر رہے ہیں۔

محفل میلاد مبارک:

قصبہ کے بزرگ رئیس عبد الغفار خاں صاحب کے دولتکدہ پر شاندار محفل منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا شاہ مجتبی حیدر صاحب نے میلاد پڑھا۔ شرکاء کا مجمع بہت زیادہ تھا۔ علاوہ معتقدین قصبہ خالص پور، ملیح آباد کے افراد شریک محفل رہے۔ میلاد مبارک سے پہلے قریب دس بجے دن میں فاتحہ سرمنی ہوا۔ مخصوصین کو دونوں وقت دعوت طعام دی گئی ہے۔ ختم میلاد پر شرینی تقسیم ہوئی۔

قلعہ کا میدان کا سالانہ میلاد شریف حسب دستور دوسرے دن ۸ بجے رات کو انعقاد پذیر ہوا۔ مجمع زیادہ نہ ہو پایا۔ حافظ راشد علی صاحب نے بیان فرمایا۔ بعد میں شرینی تقسیم کی گئی

تاج الدین صاحب:۔ پسر احتشام الدین صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ بغرض تبدیلی آب وہوا ڈاکٹروں کے مشورے پر کشمیر گئے ہوئے ہیں۔

اشتیاق علی صاحب عباسی:۔ آگرہ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ موصوف آنکھ قطع کرانے سیتاپور تشریف لے گئے تھے مگر ڈاکٹروں کے خیال میں ابھی آنکھ پوری طرح آپریشن کے قابل نہیں ہے۔ لہذا تین ماہ بعد انھیں بلایا ہے۔ موصوف سیتاپور سے آگرہ آگئے ہیں۔ اپنی جگہ کا چارج لے لیا ہے مگر آنکھ کام نہیں دے رہی ہے۔

انعام النساء: عزت رضیہ بنت فہیم الدین صاحب نے امسال ادرشا شین کمپنی کی تعلیم گاہ واقع کاکوری میں ایلیمنٹری ورک کی تعلیم ۶ ماہ حاصل کر کے باضابطہ امتحان دیکر سکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کر لی۔

فریب دیکر ۵۰۰ روپیہ لے اڑا: محمد علی سبزی فروش کے یہاں ایک شخص مہمان آیا۔ جو اپنے کو ملاواں کا باشندہ بتاتا تھا محمد علی خود آلو کی فروخت کے سلسلے میں لکھنؤ گئے ہوئے تھے۔ شام کو جب واپس ہوئے تو نا خواندہ مہمان سے ملاقات ہوئی۔ رات گئے تک گفتگو ہوتی رہی۔ محمد علی نے اسی کے سامنے ۵۰۰ روپیہ اور بنڈی اتار کر کھونٹی پر لٹکا دی۔ اور اپنا قیمتی کمبل بھی اوڑھنے کو دیا۔ علی الصبح جب محمد علی سو کر اٹھے تو معلوم ہوا کہ مہمان مع کمبل اور ۵۰۰ روپیہ لیکر فرار ہو چکا ہے۔ پولیس میں رپورٹ کر دی گئی ہے۔

علالتیں:-

انعام علی صاحب علوی لکھنؤ کا ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اس ہفتہ میں موصوف پر انفلوئنزہ کا حملہ ہو گیا تھا۔ بلکہ پورا گھر بخار میں مبتلا ہو گیا تھا۔ سب سے پہلے نور چشم شہریار سلمہٗ اس کے بعد خود موصوف ساتھ ہی ساتھ بیگم صاحبہ اور ہمشیرہ خورد منظر علی صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ زیادہ متاثر ہو گئیں۔ بلکہ ہلکا اثر نمونیہ کا ہو گیا جس نے موصوفہ کو کمزور زیادہ کر دیا۔ صالح نور سے علاج کر رہے ہیں پہلے کے مقابلہ میں افاقہ نظر آ رہا ہے۔

لکھنؤ کی ایک تحریر کے ذریعہ ارشد علی صاحب عباسی نے ہم کو بہ دیکا کہ ان کی والدہ محترمہ بیگم قاضی راشد علی خاں صاحب پر اس طرف شدید حملہ کالرا کا ہو گیا تھا۔ مگر اللہ نے بڑا فضل کیا کمزور زیادہ ہو گئیں۔ اب الحمد للہ بہتر ہیں۔

قلبی دورہ: خان بہادر نظام الدین حیدر صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ پرسوں رات میں قلبی دورہ پڑا جس سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ اب طبیعت کسی قدر پر سکون ہے۔

بیگم سید ریاض الحسن صاحب: حیدرآباد کی ایک تحریر سے یہ معلوم ہوا کہ موصوفہ علیل ہیں۔ گردن میں بائیں جانب اور حلق میں درد رہتا ہے۔ نوعیت ابھی تک زیر تشخیص ہے علاج جاری ہے۔

- بیگم حبیب صاحب انصاری فرنگی محلی لکھنؤ جو کہ ڈھاکہ سے بغرض سیر و تفریح اپنی عزیزوں سے لکھنؤ آئی تھیں اپنی والدہ اور بھائی حامد انصاری سے ملاقات کر کے ڈھاکہ واپس چلی گئیں۔

کاکوری اخبار کا خریدار بننا اور بنانا آپکا وطنی فریضہ ہے۔

پیغام نشاط

از مولوی غازی الدین احمد صاحب ریٹائرڈ سشن جج حیدرآباد
آجادیہ دنو بجادے کے روح القرآن کا پیش خیمہ

اس دور یاس و ہراس میں مسلمانوں کے لئے آیات قرآنی احادیث شریفہ کا ترجمہ درج کیا گیا ہے۔ جو ان کے یاس و ہراس کو آس و امید سے اور ان کی پریشانی احوال و پراگندگی قلب کو نشاط و سکون سے بدل دے گا۔ شروع میں مرتب کے قلم سے ایک ایمان افروز اور قابل مطالعہ مقدمہ درج ہے
قیمت پانچ روپیہ۔ رعایتی تین روپیہ

ملنے کا پتہ

۱۔ منشی علی احمد صاحب تکیہ شریف کاظمیہ کاکوری
۲۔ صدق بک ایجنسی کچہری روڈ لکھنؤ

ڈاکٹر مسعود پرنٹر پبلشر نے سرفراز قومی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار کاکوری پریم کٹی کاکوری ضلع لکھنؤ سے شایع کیا۔